

پیدائش: ۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء

ڈاکٹر قمر شریف اورنگ آباد کے ایک مشہور تعلیمی ادارے سے وابستہ رہی ہیں۔ انھوں نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ سائنس اور درس و تدریس سے متعلق ان کے کئی مضامین آل انڈیا ریڈیو سے نشر ہو چکے ہیں۔ ڈالفن سمندر کے مچھلی نما بڑے جانوروں میں سے ایک ہے۔ اس سبق میں ڈالفن کی بناوٹ اور اس کی عادتوں سے متعلق معلومات دی گئی ہے۔ ساتھ ہی انسانوں کے ساتھ اس کی دوستی اور ہمدردی کے مختلف واقعات بیان کیے گئے ہیں۔

عام طور پر ہر جانور یہ کوشش کرتا ہے کہ انسانوں سے بچ کر رہے۔ مچھلی کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ انسان کی بو پاتے ہی گہرے پانی میں چلی جاتی ہے لیکن مچھلی ہی کی طرح ایک سمندری جانور ایسا بھی ہے جو انسانوں سے نہیں ڈرتا اور نہ دور بھاگنے کی کوشش کرتا ہے، وہ ہے ڈالفن۔

ڈالفن دودھ پلانے والا ایک سمندری جانور ہے۔ اس کی لمبائی چھ سے بارہ فٹ تک ہوتی ہے اور وزن ۱۵۰ تا ۶۵۰ کلو گرام ہوتا ہے۔ اس کی پیٹھ ٹیلی، ٹیلی سبز اور سیاہ رنگ کی ہوتی ہے جبکہ پیٹ کارنگ سفید یا ہلکا گلابی ہوتا ہے۔ یہ تیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے تیرتی ہے۔ کبھی اس کی رفتار چالیس تا ساٹھ میل فی گھنٹہ بھی ہو جاتی ہے۔

ڈالفن کے جسم پر بال نہیں ہوتے۔ اس کی جلد چمکنی ہوتی ہے۔ جبرے بڑے اور سامنے چونچ کی طرح تین انچ لمبی تھوٹھنی ہوتی ہے۔ ڈالفن اپنے سر کے ایک سوراخ سے سانس لیتی ہے۔ اس کی آنکھیں سر کے دونوں جانب پائی جاتی ہیں۔ ڈالفن کی نظر بہت تیز ہوتی ہے۔ آنکھوں کے پیچھے بیرونی کان کے شگاف پائے جاتے ہیں۔

ڈالفن کے دانت غذا کو چبا نہیں سکتے۔ یہ اس کو اپنا دفاع کرنے اور شکار پکڑنے میں مدد دیتے ہیں اور پانی میں آواز کی لہروں کو اس کے اندرونی کان تک پہنچاتے ہیں۔ اس طرح ڈالفن کسی چیز کا صحیح مقام معلوم کر لیتی ہے۔ اس کی چھوٹنے کی حس بہت تیز ہے لیکن سونگھنے کی قوت بہت کم ہوتی ہے۔ اس کی غذا مچھلیاں، جھنگے اور دوسرے آبی جاندار ہیں۔ ڈالفن ایک بہت ذہین جانور ہے۔ اس کا دماغ انسان کے دماغ سے بڑا ہوتا ہے۔

ڈالفن گروہ میں رہنا پسند کرتی ہے۔ ان کا ایک گروہ دو تا چالیس ڈالفنوں پر مشتمل ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی ان کی تعداد



سینکڑوں تک پہنچ جاتی ہے۔ ڈالفن اپنے بچوں اور گروہ سے سپٹی کے ذریعے ربط رکھتی ہے۔ سائنس دانوں کے مطابق ہر ڈالفن کی سپٹی گروہ کی دوسری ڈالفن سے مختلف ہوتی ہے۔ وہ کئی قسم کی آوازیں نکال سکتی ہے۔ انسان کی طرح ہنس سکتی ہے، سپٹی بجا سکتی ہے، شکار کا پیچھا کرتے ہوئے غراتی ہے، شکار پر قابو پانے پر خوشی سے 'میاؤں' کی آواز نکالتی ہے، نیز دشمن کو ڈرانے کے لیے اونچی آواز میں چلاتی ہے۔ ڈالفن کئی بار ایسی آوازیں بھی نکالتی ہے جیسے کوئی آدمی زور زور سے بول رہا ہو۔ آدمی جب پلٹ کر دیکھتا ہے تو کسی کو نہ پا کر حیران رہ جاتا ہے۔

ڈالفن اور انسان کی دوستی کے بہت سے واقعات مشہور ہیں۔ قدیم کہانیوں اور تصویروں میں جو اشارے ملتے ہیں، ان سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آج سے ڈھائی ہزار سال پہلے بھی ڈالفن انسانوں سے دوستی کرنے کی آرزو مند رہتی تھی۔ ایک مرتبہ ایک آدمی شارک مچھلی کے گھیرے میں آ گیا۔ شارک اس کے ٹکڑے کرنے ہی والی تھی کہ وہاں کچھ ڈالفنیں پہنچ گئیں۔ ان میں سے ایک نے اس آدمی کو شارک کے چنگل سے چھڑا کر اپنی پیٹھ پر بٹھالیا اور تیزی سے کنارے پر پہنچا دیا۔ آدمی جیسے ہی اس کی پیٹھ سے اُترا، ڈالفن سمندر میں غائب ہو گئی۔

ایک دفعہ کی بات ہے۔ فلوریڈا (امریکہ) کے سمندری کنارے سے ایک خاتون کو سمندر کی زبردست لہریں بہا کر لے گئیں۔ کچھ لمحوں تک اس نے اپنی جان بچانے کی کوشش کی۔ اچانک اسے ایسا لگا جیسے کوئی گلگلی سی چیز اسے کنارے کی طرف ڈھکیل رہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس خاتون نے اپنے آپ کو کنارے پر پایا۔ بعد میں اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک چمکدار شے اسے تیزی سے سمندر میں غائب ہوتی نظر آئی۔ ایک آدمی نے جو اس سارے واقعے کو دیکھ رہا تھا، بتایا کہ وہ ڈالفن تھی۔ ڈالفن نے کئی جہازوں کو چٹانوں سے ٹکرانے سے بچایا اور انھیں صحیح راہ دکھائی۔ ڈالفن کے گروہ مچھلیاں پکڑنے میں ماہی گیروں کی مدد بھی کرتے ہیں۔ ان کے گروہ مچھلیوں کو گھیر کر ماہی گیروں کے قریب لے آتے ہیں اور پھر یہ اپنے سر اور دم کی حرکت سے ماہی گیروں کو جال کھولنے کا اشارہ کرتے ہیں۔

تقریباً پچاس برس قبل نیوزی لینڈ کے ایک جزیرے پر بسے ہوئے گاؤں میں ایک ڈالفن سمندر کے کنارے آئی اور پانی میں کھیلنے لگی۔ بچوں نے اس کے کرتبوں کو پسند کیا اور ڈالفن سے ان کی دوستی ہو گئی۔ وہ بچوں کو اپنی پیٹھ پر بٹھا کر سمندر کی سیر کراتی۔ وہ ان بچوں کے ساتھ کھیلتی۔ اسے رنگ برنگی گیند سے کھیلنا اچھا لگتا تھا۔ جب کوئی گیند اس کے پاس پھینکی جاتی تو وہ اسے اپنی تھوہنی یا دم سے ہوا میں اُچھالنے کی کوشش کرتی۔

ڈالفن کو غصہ بہت کم آتا ہے۔ کھیلنا کو دنا اور چھیڑ چھاڑ کرنا اسے اچھا لگتا ہے۔

ڈالفن سمندر کے متعلق تحقیق کرنے والوں کی بھی مدد کرتی ہے۔ چنانچہ ۱۹۶۰ء میں جب امریکی سائنس دانوں نے سمندر کی تحقیق شروع کی تو ایک ڈالفن نے ان کی کافی مدد کی۔ سائنس دانوں نے گہرے پانی میں ایک تجربہ گاہ بنائی تھی۔ جب کبھی سائنس داں راستہ بھول جاتے، ڈالفن انھیں تجربہ گاہ تک پہنچاتی۔ کبھی کبھار وہ سائنسی آلات بھی تجربہ گاہ تک لے جاتی تھی۔ غرض ڈالفن قدرت کی ایسی مخلوق ہے جسے ملنساری اور انسان دوستی کی وجہ سے چھوٹے بڑے، سب پسند کرتے ہیں۔

تھوٹھنی	- آگے نکلا ہوا منہ	گلگی	- نرم، چکنی
دفاع	- بچاؤ	تحقیق	- صحیح علم یا معلومات حاصل کرنا، کھوج
ربط	- تعلق	ملنساری	- میل جول

مشق

* توسین میں سے مناسب لفظ چن کر خانہ پُر کیجیے۔ (گلگی، غصہ، بڑا، تیز، تھوٹھنی، سیٹی)

- ۱۔ ڈالمن کی نظر بہت ہوتی ہے۔
- ۲۔ ڈالمن کا دماغ انسان کے دماغ سے ہوتا ہے۔
- ۳۔ ڈالمن اپنے بچوں اور گروہ سے کے ذریعے ربط رکھتی ہے۔
- ۴۔ اچانک اسے ایسا لگا جیسے کوئی سی چیز اسے کنارے کی طرف ڈھکیل رہی ہے۔
- ۵۔ ڈالمن کو بہت کم آتا ہے۔
- ۶۔ جب کوئی گیند اس کے پاس پھینکی جاتی تو وہ اسے اپنی یا دم سے ہوا میں اُچھالنے کی کوشش کرتی۔

* ایک جملے میں جواب لکھیے۔

- ۱۔ مچھلی کے بارے میں کون سی بات مشہور ہے؟
- ۲۔ ڈالمن کے دانت اس کی کس طرح مدد کرتے ہیں؟
- ۳۔ ڈالمن کون سی بات پسند کرتی ہے؟
- ۴۔ ڈالمن کی تمام عادتیں اور خصوصیات کس سے ملتی جلتی ہیں؟
- ۵۔ قدیم کہانیوں اور تصویروں کے اشاروں سے کس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے؟

* مختصر جواب لکھیے۔

- ۱۔ ڈالمن کسی چیز کا مقام کس طرح معلوم کر لیتی ہے؟
- ۲۔ ڈالمن کس طرح کی آوازیں نکال سکتی ہے؟
- ۳۔ جزیرے کے بچوں سے دوستی ہونے پر ڈالمن کیا کرتی تھی؟
- ۴۔ ۱۹۶۰ء میں سمندر کے تعلق سے تحقیق کرنے والوں کی ڈالمن نے کس طرح مدد کی؟

* سبق کی مدد سے مفصل جواب لکھیے۔

فلوریڈا (امریکہ) کے سمندری کنارے پر کون سا واقعہ پیش آیا؟

* سبق کو غور سے پڑھ کر لکھیے کہ انسانوں اور ڈالمن میں کن باتوں میں یکسانیت ہے۔

سرگرمی: مختلف سمندری جانوروں کی تصویریں جمع کیجیے اور اپنی بیاض میں چسپاں کیجیے۔

